سپاسنامہ

بخدمت ڈاکٹر فقیر محمد صاحب ہونزائی

برموقع

آمد پاکستان ماہ اپریل سنہ ۱۹۷۸ء

پیش کردہ

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

سپاسنامہ

"جانِ عزیز" جیسے پیارے دوست کے نام پر

جب میں اپنے آپ سے پُوچھ لیتا ہُوں کہ آیا کبھی یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی انسان کی اپنی جان پیاری جان اندرُونی طور پر ایک ہی رہے اور بیرُونی طور پر دو جسموں میں مجسّم ہو کر عوام کو وَرطۂ حیرت میں ڈالے، تو میرے ضمیر سے، جو بار بار فنا کی زد میں آتا رہتا ہے، آواز کی انتہائی دھیمی کیفیت میں جواب ملتا ہے کہ ہاں تمہاری "ایک جان اور دو قالب" ہونے کی زندہ مثال جانِ عزیز ہیں، اور تمہارے نزدیک "جانِ عزیز" کے معنی بھی یہی ہیں۔

جان کی باطنی وحدت اور ظاہری کثرت کے بارے میں اہلِ دانش کو ہرگز کوئی تعجب نہیں، کیونکہ جان کا اصل مطلب رُوح ہے اور رُوح تو ازلی و ابدی طور پر ایک ہی ہے، اس لئے کہ وہ حقیقت میں تقسیم نہیں ہو سکتی ہے، اور قرآنِ مقدّس کی بہت سی آیات میں اس کا تذکرہ مل سکتا ہے، خصوصاً "نفسِ واحدہ" ۳۱/۲۸ کے عنوان کے تحت اس

کی یہی حکمت پوشیدہ ہے۔

دُنیا کے تمام انسانوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے قلبی جذبات کے اظہار کے لئے الفاظ کا انتخاب کریں اور اپنے عزیزوں کو اپنی پسند کے مطابق کسی نام سے پُکاریں، چنانچہ میں اپنے عظیم المرتبت دوست ڈاکٹر (پی۔ایچ۔ڈی) انفقیر محمد صاحب ہونزائی کو "جانِ عزیز" کے نام سے پُکارتا ہوں، کیونکہ وہ میری اپنی رُوح ہیں، کیونکہ وہ میرا عکس ہیں اور میں اُن کا عکس ہوں، اور دو عکس کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ کتنی عظیم حکمت ہے، کہ انسان پر ایک وہ وقت بھی گزرتا ہے جس میں کہ وہ رُوح کی ہمہ گیری، جامعیت اور وحدانیت سے ناآشنا ہوتا ہے، اور ایک یہ وقت بھی آتا ہے کہ اِس میں اس کو یقینِ کامل حاصل ہوتا ہے کہ تمام انسانی رُوحیں آپس میں ازلی وحدت و یگانگت برقرار رکھتی ہیں، خواہ اِس حقیقت کو کوئی سمجھے یا نہ سمجھے لیکن حقیقت اپنی جگہ پر حقیقت ہی ہے، اِس رُوحانی وحدت کا عملی ثبوت سب سے پہلے مومنین کے اقوال و افعال سے مل سکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک حقیقی مومن اپنے عزیزوں کو اپنی جان اور اپنی رُوح قرار دینے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔

وحدت کی صفت جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات میں سب سے عالی اور عظیم ہے، اسی طرح وحدت رُوحوں کے مقام پر بھی سب سے بڑی اہمیت کی حامل ہے، چنانچہ رُوحوں کی توحید کا فلسفہ ایسی نرالی شان رکھتا ہے، کہ اس کے جاننے سے یعنی یہ معلوم کر لینے سے کہ ہم مومنین رُوحانی طور پر نفسِ واحدہ کی طرح ایک ہیں، بے پناہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔

"جانِ عزیز" کا ذکرِ جمیل چھڑتے ہی مسئلۂ توحید کیوں درمیان آگیا؟ اِس لئے کہ آپ ہماری پیاری رُوح (یعنی جانِ عزیز) ہیں، اور اپنی رُوح کیساتھ ہماری جو وحدت و سالمیت قائم ہے، اس کے بارے میں جاننا ضروری ہے، لہٰذا ہم اپنی اس رُوحانی وحدت کا اظہار و اعلان کر دینا چاہتے ہیں۔

"جانِ عزیز" کے بارے میں کچھ کہنے سے قبل پیار اور محبت کے تذکرے کیوں شروع ہو گئے؟ اِس لئے کہ "جانِ عزیز" خود محبت ہی کا عنوان ہے، یعنی نہ صرف اسم ہی بلکہ مسمّٰی بھی الفت و محبت کا موضوع ہے۔

"جانِ عزیز" کی شکر گزاری اور تعریف و توصیف سے پیشتر رُوح کی باتیں کیوں کی گئیں؟ اِس وجہ سے کہ جانِ عزیز ہماری رُوح ہیں، وہ ہماری رُوحِ مجسّم ہیں، لہٰذا ہم اپنی اسی رُوح کی وضاحت کر رہے ہیں، نہ کہ کسی اور رُوح کی۔

کیا یہ تحریر ڈاکٹر فقیر محمد ہونزائی کے سپاسنامہ کی حیثیت سے ہے یا کوئی علمی مقالہ کی حیثیت سے ؟ یہ تحریر دونوں حیثیتوں سے ہے جبکہ ہم سپاسنامہ کو چاہتے تھے اور ڈاکٹر صاحب جماعت کے لئے علم کو، کیونکہ ان کو ذاتی توصیف کے مقابلے میں جماعت کو علم مہیا کر دینا زیادہ عزیز ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کو میرے علاوہ جماعت کا باشعور طبقہ بھی " جانِ عزیز " کہنے لگا ہے۔

جب میں حلقۂ احباب میں " جانِ عزیز " کو اسی پیار بھرے نام سے یاد کرتا ہوں تو اِس پُر خلوص آواز سے نہ صرف مجھے حقیقی خوشی اور راحتِ رُوح ہوتی ہے بلکہ تمام دوستوں کو بھی اس سے مسرت وشادمانی کی خوشبو محسوس ہو جاتی ہے، اور اُن کے چہروں پر تصدیق و تائید کی روشنی نمودار ہونے لگتی ہے۔

فقیر صاحب عادات و اطوار اور اخلاق و کردار کے حقیقی معنوں میں ایک نورانی فقیر ہیں، ان کو مادی دولت کی ذرا بھی طمع نہیں، مگر وہ علم و عرفان کے بادشاہ ہیں کیونکہ جو بصیرت ان کو عطا ہوئی ہے وہ کسی کو نہیں ملی ہے۔ کتاب شناسی کے میدان میں جو تجربہ ان کو حاصل ہوا ہے، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اور جتنا عزم عمل آپ میں ہے وہ کہیں بھی نہیں۔

آپ کے آباؤ اجداد نے علمی خدمت کے سلسلے میں بزرگانِ دین کی انتھک خدمات انجام دی تھیں، اور ہمیشہ وہ پیر و بزرگ حضرات دُعا فرمایا کرتے تھے، جس کے نتیجے میں خُداوند تعالیٰ نے علم و فضل اور ایمان و ایقان کا یہ عظیم خزانہ اس خاندان میں سے پیدا کر دیا، سو کس قدر خوش نصیب ہے وہ خاندان جس کا جانِ عزیز چشم و چراغ ہیں۔

آپ خاندانی طور پر بدرجۂ اتم دین سے وابستگی رکھتے ہیں، آپ ایمانِ کامل اور اخلاقِ حسنہ کے قابلِ تقلید نمونہ ہیں، آپ سخت محنت اور کامیابی کی ایک بہترین زندہ مثال ہیں، آپ امامِ عالی مقام کے علمی لشکر کے ایک نامور سردار ہیں، اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان تمام خوبیوں کے باوجود ان کو ذرا بھی فخر نہیں؛ وہ ایک حقیقی درویش کی سی زندگی گزار کر امام اور مذہب کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

جانِ عزیز دینی اور دُنیاوی علوم اور مختلف زبانوں میں سے جو کچھ جانتے ہیں اگر اس کو تفصیلاً تحریر کیا جائے تو اس کے لئے ایک بڑی ضخیم کتاب لکھنے کی ضرورت ہوگی، لہٰذا میں یہاں جانِ عزیز کے بارے میں صرف چند ہی باتیں لکھنا چاہتا ہوں؛ اُمید ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں پوری دُنیائے اسماعیلیت ان کی ذاتِ گرامی کی طرف متوجہ ہو جائے گی۔ اور ہر علم دوست فرد ان

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کے علمی کارناموں سے مستفیض ہو جاتے گا۔

جانِ عزیز فقیر محمد ہونزائی کے بارے میں ایک ولایت نامہ بیان کرتا ہوں جو کسی بھی معجزے سے ہرگز کم نہیں، وہ یہ کہ جس زمانے میں مولانا حاضر امامؑ کی پُرحکمت تشریف اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان کے ہیڈ کوارٹرز میں آرہی تھی، تو اُس میں تمام اسٹاف اور واعظین نچلی منزل میں انتظار کر رہے تھے اور ہم چند ریسرچ ایسوسی ایٹ اُوپر کے آفس میں منتظرِ دیدار تھے کہ یکایک امامِ برحق صلوات اللہ علیہ کی عالی شان اور باکمال شخصیت دفتر کے دروازے سے داخل ہوئی، اور میں عقیدہ کے سہارے سے نہیں بلکہ یقینِ کامل کی روشنی میں کہتا ہوں کہ اُس وقت جانِ عزیز کی اَنا امامِ زمانؑ کے نور میں عجیب طرح سے فنا ہوگئی، آپ پر ایک ایسی نرالی شان والی گریہ وزاری کی کیفیت طاری ہوگئی کہ اس کی کہیں مثال نہیں ملتی، مگر شاید ذکر کی انتہائی کامیاب مشقوں میں یہ چیز ملے، جانِ عزیز مُرغِ نیم بسمل کی طرح تڑپ رہے تھے، عشق و محبت اور گریہ میں عاجزانہ تھرتھراہٹ تھی اور یہ تمام کیفیات معجزانہ نوعیت کی تھیں، سرکارِ نامدار نے پوری خوشی اور خوشنودی سے آپ کے حق میں خصوصی دُعائیں فرمائیں۔

مجھے اَب تک کوئی ایسا یگانۂ روزگار اور منفرد و ممتاز شخص نہیں ملا ہے۔ جو ظاہری علوم میں بہت بڑے پائے کا سکالر ہونے کے علاوہ دینی علوم میں بھی ایک خاص اور اعلیٰ مقام رکھتا ہو، بزرگانِ دین کے آثارِ علمی سے باخبر، ذکر و عبادت کی حقیقی لذتوں سے واقف اور حقیقت و معرفت کے بھیدوں سے آشنا ہو، جیسے کہ جانِ عزیز ہیں۔

آپ شخصیت کے اعتبار سے ایک ہی ہیں مگر اہمیت اور قدر و قیمت کے لحاظ سے لاکھوں کے برابر ہیں، کیونکہ آپ امامِ روزگار کے ایک لائق رُوحانی فرزند ہیں، اور اس بات میں کوئی خاص تعجب بھی نہیں، جبکہ آپ پر امامِ عالی مقام کی خصوصی نظر ہے، جبکہ آپ رُوحوں کی ایک عظیم دُنیا ہیں اور جبکہ آپ مرتبۂ اسماعیلیت کا ایک زندہ اور اعلیٰ نمونہ ہیں۔

آپ علم و ادب اور حکمت و معرفت کے ایک گرانقدر خزانے کی حیثیت سے نہ صرف ہونزہ، گلگت، چترال اور مملکتِ پاکستان کے اسماعیلیوں

کے لئے باعثِ فخر اور مایۂ ناز ہیں، بلکہ آپ کی عظیم نیک نامی اور علمی شہرت سے سرتاسر عالمِ اسماعیلیت نازاں ہے، اور انشاء اللہ تعالیٰ مستقبلِ قریب میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح دُنیا پر عیاں ہوگی۔

آپ نے اب تک جو مقالے اور رسالے لکھے ہیں اور جتنے ترجمے کئے ہیں، اُن سب میں انتہائی تحقیقی اور دُرست انداز سے کام کیا گیا ہے، چونکہ موصُوف نہ صرف ایک محقق کی حیثیت سے علم کے سلسلے میں تحقیقی کام کو زیادہ پسند کرتے ہیں، بلکہ شروع ہی سے آپ کی یہ عادت چلی آئی ہے کہ ہر لفظ کو دقتِ نظر سے دیکھتے ہیں اور ہر پہلو سے اس کا تجزیہ و تحلیل کرتے ہیں۔

آج چونکہ موصُوف ڈاکٹر صاحب ازراہِ کرم ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے ہیں، لہٰذا آج ہماری ایک یادگار علمی عید کا دن ہے، جس کی وجہ سے ہمارے دِلوں میں مسرت و شادمانی کا ایک سمندر موجزن ہو رہا ہے، اور ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ عالی قدر ڈاکٹر فقیر محمّد ہونزائی ہمارے علمی اور رُوحانی دوست ہیں، چونکہ آپ واقعاً جانِ عزیز ہیں، اِس لئے آپ ہم سب کو بہت چاہتے ہیں۔

جانِ عزیز! آپ سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہیں، کہ خانۂ حکمت اور عارف کا ایک ہی مقصد و مدّعا ہے، لہٰذا ہم پاکستان اور کینیڈا کے ان دونوں علمی اداروں کے ارکان (ممبران) ایک ہی ہیں، اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے ہم ایک ہی رہیں گے، ایک دُوسرے کی عزت کریں گے، اور ایک دُوسرے کو اپنی جان کی طرح عزیز رکھیں گے، کیونکہ "جانِ عزیز" کے اسم میں بھی اور مسمّا میں بھی ہمارے لئے یہی سبق رکھا ہُوا ہے۔

جنابِ والا! آپ ہمارے خانۂ حکمت اور ادارۂ عارف کے علمی و ادبی طور پر پھلنے پھُولنے کے لئے دُعا کریں اور اپنی کریمانہ عادت کے مطابق ان دونوں اداروں سے تعاون بھی فرمائیں۔ تاکہ ہم امامِ حیّ و حاضر کے تمام عزیز مُریدوں کی کچھ علمی خدمت کر سکیں، آپ کے علم میں یہ بات روشن ہے کہ آج کی دُنیا میں اِس مُقدّس خدمت کی سخت ضرورت ہے۔

جناب نیکنام فقیر محمّد ہونزائی صاحب! ہم سب اِس جمعیّت کے افراد آپ سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ، ہم ہمیشہ متفق و متحد رہیں گے، ہر وقت خانۂ حکمت اور ادارۂ عارف کی کامیابی کے لئے طرح طرح کی قربانیاں پیش کرتے رہیں گے، علمی خدمت کو آگے سے آگے بڑھائیں گے اور حقیقی علم کی روشنی پھیلانے میں بڑی ہمّت اور

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جانفشانی سے کام لیں گے۔

معزز اراکین! آیئے ہم سب مل کر عاجزی اور خلوصِ دل سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں دُعا گزاریں، کہ وہ کریم کارساز اور رحیم بندہ نواز فقیر محمّد ہونزائی کو دُنیائے اسماعیلیت کی بھرپور علمی خدمت کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق و ہمّت عنایت فرمائے! پروردگارِ عالم ان کو دونوں جہاں کی سلامتی، کامیابی اور سرفرازی عطا کرے! آمین یا ربّ العٰلمین!!

فقط آپ کا مخلص

نصیر الدّین نصیر ہونزائی

۲۳- اپریل ۱۹۷۸ء